Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ف ت ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ | تبلیغ ۱۳۵۹ھ ش | ۱۹ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۳۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت انسان کی اُمیدوں کو وسیع کرتی ہے

رحیمیت دعا کو چاہتی ہے اور یہ انسان کے لئے خلعتِ خاصہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ (الفاتحہ ۲،۳)

ترجمہ:۔ ہر (قسم کی) تعریف کا اللہ (ہی) مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا رب (ہے) بے حد کرم کرنے والا۔ بار بار رحم کرنے والا (ہے)۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ...

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باستثنائے اسم ذات اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو زندگی میں ان کو مدنظر رکھے گا۔ اور ان کے مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام اللہ تعالےٰ نے اس طرح گنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"اللہ تعالےٰ کی صفت رحیمیت وہ صفت ہے جس کا تقاضا ہے کہ وہ محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان پر ثمرات اور نتائج مترتب کرتا ہے۔ اگر انسان کو یہ یقین ہی نہ ہو کہ اس کی محنت اور کوشش کوئی پھل لاویگی تو پھر وہ سست اور نکما ہو جاویگا۔ یہ صفت انسان کی امیدوں کو وسیع کرتی اور نیکیوں کے کرنے کی طرف جوش سے لے جاتی ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ رحیم قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ اس وقت کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا تضرع اور اعمالِ صالحہ کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضیع اعمال سے انکو محفوظ رکھتا ہے۔ رحمانیت تو بالکل عام تھی لیکن رحیمیت خاص انسانوں سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری مخلوقات میں دعا تضرع اور اعمالِ صالحہ کا ملکہ اور قوت نہیں یہ انسان ہی کو ملا ہے۔

رحمانیت اور رحیمیت میں یہی فرق ہے کہ رحمانیت دعا کو نہیں چاہتی مگر رحیمیت دعا کو چاہتی ہے اور یہ انسان کے لئے ایک خلعتِ خاصہ ہے اور اگر انسان انسان ہو کر اس صفت سے فائدہ نہ اٹھائے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے۔ یہ صفت بھی تمام مذاہب باطلہ کے رد کے لئے کافی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم ص۵۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم ہمارے پیارے امام کو صحت و تندرستی سے رکھے اور آپ کے اعلیٰ مقاصد میں اپنی خاص تائید غیبی سے مدد کرے اور آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ان کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

• میری بیٹی عزیزہ فریدہ منظر کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم کے تحت ۱۹ جنوری ۱۹۸۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود عزیزم منظر الحق صاحب سیٹھی کا بیٹا اور مکرم فضل حق صاحب سیٹھی آف جہلم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت و تندرستی۔ بخت و اقبال لمبی عمر اور نیکی و تقوےٰ عطا فرمائے نیز عزیزم خادم دین بنے۔

لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد ہوتی چھاؤنی

• خاکسار کو لیاقت میڈیکل ہسپتال جام شورو کے وارڈ نمبر ۱ کے کمرہ نمبر ۲۰ سے کمرہ نمبر ۱۷ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یرقان میں تو کافی افاقہ ہے۔ لیکن جگر اور پتہ میں کچھ نقص ہے۔ عنقریب دوبارہ ایکسرے ہوں گے اور اگر ان میں کوئی نقص ظاہر ہوا تو پھر سرجیکل وارڈ میں علاج ہوگا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام عوارض سے محفوظ رکھتے ہوئے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے

محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ
وارڈ ۱ کمرہ نمبر ۱۷ لیاقت ہسپتال
جام شورو سندھ

اس ماہ کے چندہ جات براہِ کرم اسی ماہ میں ادا فرمائیے۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۰ ہجری
۷ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش
۷ فروری ۱۹۸۰ء

مامورینِ الٰہی کا سب سے اہم اور عظیم الشان کارنامہ

ہم گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی آیات اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اُس کی توحید اِس وسیع و عریض کائنات، اس کے محکم و ابلغ نظام اور اس کی ایک ایک چیز بلکہ ایک ایک ذرّہ اور اس میں پوشیدہ خواص سے نہایت بیّن طور پر ہر آن آشکار ہو رہی ہے۔ کائنات اور اُس کی ہر شئے سے خدا تعالیٰ کی ہستی اور قدرتوں کا اظہار ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے کہ کوئی ذی ہوش اور عقلمند اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ ہر زمانہ میں لوگ ایسی بدیہی حقیقت کو جھٹلاتے اور اس کا انکار کرتے چلے آئے ہیں اور خدا تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دینے اور لوگوں کو اپنی ہستی کے متعلق یقین کامل کے درجہ پر پہنچانے اور انہیں عبودیتِ کاملہ کا مقام حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لئے اپنے ماموروں کو دنیا میں بھیجتا رہا ہے۔

مامورینِ الٰہی لوگوں سے خدا تعالیٰ کی ہستی منوانے اور انہیں عباد الرحمٰن بنانے میں ان کے سامنے کائنات ارضی و سماوی سے متعلق صرف مشاہداتی دلیل ہی پیش نہیں کرتے۔ وہ تو پہلے سے ان کے سامنے موجود ہوتی ہے اور اپنی بے بصری کی وجہ سے اس کے بارہ میں وہ پہلے ہی شکوک و شبہات کا اظہار اور لایعنی توجیہات پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ مامورینِ الٰہی اس دلیل کو بھی بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور انہیں اس محکم دلیل کی طرف متوجہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے لیکن اس سے بڑھ کر وہ ایک اور کام کرتے ہیں اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اُس کی غیر محدود قدرتوں کے ثبوت میں خدائی اذن کے ماتحت وہ خود اپنے وجود کو پیش کرتے ہیں۔ وہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی منشاء اور مصلحت کے مطابق غیب کی باتیں ان پر کھولتا ہے۔ اور جب ان کی قبل از وقت بتائی ہوئی وہ اخبارِ غیبیہ اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایسا ثبوت دُنیا کے سامنے آتا ہے کہ کسی کے لئے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے اس مہتم بالشان ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (الجن آیات ۲۷، ۲۸)

ترجمہ:- غیب کا جاننے والا وہی (یعنی اللہ ہی) ہے۔ وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کی صداقت کو لوگوں پر آشکار کرنے اور اپنی قدرت اور غلبہ کا ثبوت دینے کے لئے اپنے مبعوث کردہ ماموروں کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے۔ دُنیا مامورینِ الٰہی کو ناکام کرنے اور ان کی ہستی کو ہی کالعدم کرنے پر تُلی ہوئی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں طاقتور مخالفوں کے پیدا کردہ ہر شر سے محفوظ کر کے اور ان مخالفوں کی بھڑکائی ہوئی ہر آگ کو اپنی قدرتِ کاملہ سے ٹھنڈا کر کے اور ہر تدبیر کو الٹ کر انہیں معجزانہ طور پر ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے۔ تائید و نصرتِ الٰہی کے یہ تازہ بتازہ نشان جہاں مامورینِ الٰہی کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتے ہیں وہاں یہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا بھی ایک ناقابلِ تردید ثبوت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے ان تازہ بتازہ نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝

(المؤمن آیت ۵۱)

ترجمہ:- ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اِس دُنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اُس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

تائید و نصرت الٰہی کے بارش کی طرح برسنے والے یہ تازہ بتازہ نشان لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ واقعی ایک قادر مطلق خدا ہے جو انتہائی نامساعد اور پُرخطر حالات میں اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور نہ صرف یہ کہ انہیں خطرات سے بچاتا ہے بلکہ معجزانہ طور پر حالات کا رُخ بدل کر انہیں غالب کر دکھانے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی اور اُس کی قدرتوں سے متعلق لوگوں کو حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچانے کے سلسلہ میں مامورینِ الٰہی جو سب سے اہم کارنامہ سرانجام دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اپنی خداداد قوّت قدسی کے ذریعہ اپنے متبعین کی زندگیوں میں روحانی انقلاب پیدا کر کے ان کا خدائے واحد و یگانہ اور قادر و توانا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر دکھاتے ہیں۔ وہ ان کے اندر یہ زندہ ایمان پیدا کر دکھاتے ہیں کہ ان کا خدا سمیع الدعا یعنی دعاؤں کو سُننے اور قبول کرنے والا ہے۔ چنانچہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں مانگتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کی دُعائیں قبول کر کے انہیں ان کی مرادیں عطا کرتا ہے۔ پھر وہ انہیں اِس یقین سے بھی مالا مال کر دکھاتے ہیں کہ ان کا خدا مجیب خدا ہے۔ وہ نہ صرف دُعائیں قبول کرتا ہے بلکہ اپنے بندوں کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا ہے یعنی ان کی قبولیت سے قبل از وقت اطلاع دے کر انہیں اپنی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ چنانچہ اس زندہ ایمان کے نتیجہ میں ان پر رؤیا و کشوف اور الہامات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

اِسی پر بس نہیں بلکہ مامورینِ الٰہی اپنے متبعین کو اِس یقین سے بھی مالا مال کر دکھاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے مقرب بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے وہ جو خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کی راہ میں سچا مجاہدہ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے حق میں اپنے اِس وعدہ کو پورا کر دکھاتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو۔ اور اُس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

حقیقی خدا دانی جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے، تمام تر اسی پر منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے پُرشوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلّی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلّی شک و شبہ سے پاک ہے ان سے باتیں کرتا ہے۔

بھلا جن لوگوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے جن سے وہ ہمکلام ہو۔ جن کی دُعاؤں کو قبول کر کے وہ انہیں قبولیت کی بشارتوں سے نوازے، خدا تعالیٰ کے ایسے مقرب بندے اس کی وراء الوراء ہستی کے بارہ میں کیسے شکوک و شبہات میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ عقلی دلائل کے انبار اور منکرینِ خدا کی فلسفیانہ موشگافیاں کب ان کے ایمان باللہ کو متزلزل کر سکتی ہیں۔ یہی وہ انقلاب عظیم ہے جو مامورینِ الٰہی کے ذریعہ دُنیا میں رونما ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کو زندہ اور یقینی ثبوت دینے اور اپنی ہستی کو لوگوں پر آشکار کرنے کے لئے ہی انہیں مبعوث کرتا ہے۔ اسی لئے ان کے وجود خدا نما وجود ہوتے ہیں اور وہ اپنے سچے اور حقیقی متبعین کو بھی اس وصف سے متصف کر دکھاتے ہیں جو ایک دُنیا کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ یقین سے مالا مال کرنے کا وسیلہ بنتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے"

مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴ ۱۰۷ ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر

اللہ جل شانہٗ ذوالجلال والاکرام ہی ہر خوبی و محبوبی، ہر عزت و عظمت، ہر کبریائی و بڑائی اور ہر اعلیٰ و اکمل تعریف و توصیف اور حمد و ثناء کا حقدار ہے۔ انسان ضعیف بنیان کی خیر عاجزی و انکساری میں ہے۔ اگر یہ خاک کا پتلا کوئی اچھا اور مفید کام کرلے تو اُسے محض فضلِ الٰہی سمجھے اس میں اپنی ذاتی خوبی یا طاقت و ہنر کو شریک قرار نہ دے۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق سلب نہ فرمائے۔ اچھی صحت، اچھا ذہن اور صحت مند زندگی اور سود مند وسائل سے نہ نوازے تو انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ انسان تو فضلِ ایزدی کے بغیر اپنے منہ سے مکھی بھی نہیں ہٹا سکتا۔ لہٰذا اگر وہ کوئی ترقی کرتا یا کسی کو کوئی فائدہ پہنچاتا ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے اُس خدائے رحمان و منّان کا شکر ادا کرے جس نے اُسے ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور جس کی عطا کردہ جسمانی و مادی نعمتوں کو استعمال کرکے ہی اُس نے خود فائدہ اٹھایا ترقی کی یا دوسروں کو فائدہ پہنچایا اُن کے کام آیا۔

تکبر ـــــ اپنی بڑائی کا احساس ـــــ دوسروں کو حقیر سمجھنا ـــــ اپنی رائے کو دوسروں سے بہتر خیال کرنا ـــــ غریبوں کی بات توجہ سے نہ سننا ـــــ اپنے انسان بھائی سے اپنے آپ کو کسی بھی لحاظ سے بہتر و برتر خیال کرنا، یہ سب ایسی باتیں ہیں جو جہالت پر مبنی اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی کمی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی اور تکبر ایسے تباہ کن مرض ہیں انسان کو مبتلا کر دیتی ہیں۔ اِس فانی دُنیا میں جن خوش نصیب لوگوں نے کوئی نمایاں کام کیا ہے یا نیک نامی کے ساتھ شہرتِ عام اور بقائے دوام حاصل کی ہے اُن سب کی ایک مشترک خوبی عاجزی و انکساری اور بنی نوعِ انسان سے ہمدردی و غمگساری ہے۔ وہ دوسروں سے محبت اور پیار و انکسار سے ملتے ہیں اور اِس شعر کی مجسم تصویر بن جاتے ہیں کہ ؎

خاکساری اپنی کام آئی بہت
ہم نے ہر ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا

انہوں نے حقیقت کو عملی جامہ پہنا دیا ہوتا ہے کہ ؎

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

ہمارا خالق و مالک ربِّ اکبر فرماتا ہے کہ:-

۱- وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (لقمان ع ۲)

ترجمہ "اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔"

۲- وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (الفرقان ع ۶)

"اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔"

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ"
(مسلم کتاب الایمان)

"جس کے دل میں ذرہ بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اِس فرمانِ نبویؐ کو سُن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو۔ جوتا اچھا ہو (اور وہ خوبصورت دکھائی دے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ بات تکبر میں شامل نہیں) اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور حُسن و جمال کو پسند فرماتا ہے۔

اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔

تکبر تو یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے اور ان سے بُرا سلوک کرے۔"

قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چند ارشادات درج کرنے کے بعد تکبر ایسے ہلاک کر دینے والے مرض کے بارے میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات ذیل میں درج کرتا ہوں کہ آپ کی تحریرات قرآنِ کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی مستند تفسیر و تشریح پر مبنی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تائید و نصرت کے ساتھ لکھی گئی ہیں جن کی نظیر کسی اور مفسر قرآن اور شارحِ حدیث کی تحریروں میں تلاش کرنا سعیٔ لاحاصل ہے۔ آیئے سلطان القلم والبیان کے قلم و زبان فیض ترجمان سے تکبر کی اصل حقیقت اس کے اسباب اور علاج معلوم کریں۔ اور ان کلماتِ طیبات سے مستفیض ہونے کی اپنے ربِّ کریم سے دُعا کریں۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو بآسانی چھوڑ دیتا ہے مگر بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اوّل تو انسان کو ان کا علم ہی مشکل سے ہوسکتا ہے پھر اگر علم ہو بھی جاوے تو اُن کا چھوڑنا اور بھی مشکل ہوتا ہے ..... یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو بڑے بڑے فضائل کے حاصل کرنے سے محروم کر دیتی ہیں ..... ایسے ہی تکبر بھی ہے ..... ان بدیوں میں صرف عام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ بھی مبتلا پائے جاتے ہیں جو مصارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے بلکہ عالم فاضل اور خواص سمجھے جاتے ہیں ان سے خلاصی پانا اور نابا ایک بات ہے جب تک ان بدیوں کی ظلمت سے نجات حاصل نہ کرے تزکیۂ نفس کامل طور پر حاصل نہیں ہوتا اور انسان اُن انعامات اور کمالات کا وارث نہیں بن سکتا جو تزکیۂ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور سے ملا کرتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ انہوں نے ان اخلاقی بدیوں سے خلاصی پالی ہے لیکن جب کبھی کوئی موقع آجاتا ہے اور کسی آدمی سے مقابلہ ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کو پتا جوش آجاتا ہے۔ اپنے تعلّی اور کبر کے خیال کو دبا نہیں سکتا۔ پھر وہ گند اُس سے ظاہر ہوتے ہیں جن کا وہم و گمان بھی اُس پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی اس نے خلاصی نہیں پائی اور ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا ..... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ جل شانہٗ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں جو ابھی ذکر ہوئے۔ یعنی اوّل مجاہدہ اور تدبیر دوم دُعا سوم صحبتِ صادقین۔"

(تقریریں ص ۱۷-۱۸)

"شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے۔ مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اُس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا، جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اُس کی نکتہ چینی کی۔ اس لئے وہ مارا گیا اور طوقِ لعنت اُس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۵۹۸)

"تکبر اور شرارت بُری بات ہے۔ ایک ذرہ سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پنا چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۷)

"تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبولِ حق و فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا کیونکہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے۔ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک و صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جل شانہٗ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا .....

کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بڑا سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ

(پ ۲۳ ع ۱۴)

نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہو گیا۔"

(تقریر یمین صفحہ ۱۹)

"غریب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو تخلقوا باخلاق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی۔ اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۳)

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جب کہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔ صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاقِ رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہیئے بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دولت مند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے ..... بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں ان سب سے بچنا چاہیئے۔ مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۱ - صفحہ ۴۰۳)

"اللہ جلشانہٗ متکبر کا سب سے پہلے سر توڑتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۹)

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو جو چشمہ عقل اور علم کا ہے نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اَسْفَلُ السَّافِلِیْنَ میں جا پڑے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کو ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایکدم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدتِ دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا

باقی صفحہ ۹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر - قسط نمبر ۱۷

سمندر اور قرآن حکیم

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب - ایم - ایس سی - ربوہ)

(۲)

ان واقعات کی تفصیل قرآن کریم کی متعدد آیات میں بیان ہوئی ہے۔ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

(البقرہ ۵۱)

اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑا۔ پھر ہم نے تم کو نجات دی اور تمہاری نظروں کے سامنے فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔

سورۃ الشعراء میں فرماتا ہے:-

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ

(الشعراء - ۶۴)

ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو سمندر پر سونٹا مار۔ (جب اس نے سونٹا مارا) تو سمندر پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا ایک اونچے ٹیلے کی طرح نظر آتا تھا۔

سورۃ طٰہٰ میں تفصیل یوں بیان ہوئی ہے

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ۔ (طٰہٰ ۷۸)

اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی تھی کہ میرے بندوں (یعنی اپنی قوم) کو رات کے اندھیرے میں نکال کر لے جا پھر ان کو سمندر میں ایک راستہ بنا جو خشک ہو۔ نہ تم کو یہ ڈر ہوگا کہ کوئی شخص آکر پیچھے سے پکڑ لے اور نہ تم (سمندر کی تباہی سے) ڈرو گے۔ (اس پر موسیٰ اپنی قوم کو لے کر سمندر کی طرف گئے) اور فرعون اپنے لشکر لے کر ان کے پیچھے پیچھے چلا اور سمندر نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو بالکل ڈھانپ لیا۔

سورۃ الدخان میں سمندر کے عبور کرنے کا ذکر یوں ہے:-

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝

(الدخان ۲۵)

اور سمندر کو ٹیلوں پر سے گزرتے ہوئے پیچھے چھوڑ جا۔ (یعنی ٹیلوں پر سے چلتے چلتے سمندر سے گزر جا)۔ وہ (یعنی فرعون کا لشکر) تو غرق ہو کر ہی رہے گا۔

ان تمام آیات پر مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کے قریب پہنچنے لگا تو اذنِ الٰہی سے حضرت موسیٰؑ نے سمندر پر سونٹا مارا۔ تب پانی ہٹ گیا اور حضرت موسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں کو لے کر خشک یا نیم خشک ٹیلوں پر سے گزرتے ہوئے اس جگہ کو اس طرح عبور کیا کہ ان کے دونوں طرف پانی تھا۔

بعض لوگ ان آیات سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ سونٹا مارنے سے پانی پھٹا اور بستہ ہو کر دیواروں کی صورت میں بغیر کسی حرکت کے کھڑا ہو گیا لیکن یہ صحیح نہیں۔ یہ تو صریحاً قوانینِ قدرت کے خلاف بات ہے۔ دراصل ہوا یہ کہ جس وقت فرعون کا لشکر نمودار ہوا تو بنی اسرائیل (جو ایک کمزور اعتقاد والی قوم تھی) نے گھبرا کر کہا کہ اب تو ہم پکڑے گئے۔ اس وقت خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ پانی پر سونٹا مارنے کا حکم دیا۔ جس وقت انہوں نے سونٹا [illegible] ٹھیک اسی وقت سمندر میں جزر کی کیفیت شروع ہو گئی اور قدرتی طور پر پانی ہٹ کر پرے چلا گیا۔ سمندر کے کنارے پر کھڑے ہو کر ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے کہ ایک وقت پانی کی لہریں خشکی سے پرے ہٹ جاتی ہیں اور چند گھنٹوں کے بعد لہر واپس لوٹتی ہے اور خشکی پر پانی چڑھ جاتا ہے۔ اسے مدّ و جزر کہتے ہیں۔ جس وقت موسیٰ علیہ السلام نے [illegible] پانی ہٹنے لگا اور بنی اسرائیل خشک راستہ پر سے گزر گئے۔ جس جگہ سے وہ گزرے اس کے ایک طرف سمندر تھا اور دوسری طرف جھیل تھی۔ دونوں پانیوں کے درمیان میں ٹیلے تھے جن پر سے بنی اسرائیل گزرے۔ جزر کے وقت وہ قابل عبور تھے لیکن جب فرعون کا لشکر اس جگہ پہنچا تو اس کے بھاری رتھ گیلی ریت میں دھنسنے لگے اور ان کا گزرنا مشکل ہو گیا۔ پہلے تو وہ جوش میں کوشش کر کے کچھ آگے بڑھ گئے لیکن رتھوں کے پہیے دھنسنے کی وجہ سے اب وہ نہ آگے بڑھ سکتے تھے اور نہ واپس لوٹ سکتے تھے۔ اس کشمکش میں بہت دیر لگ گئی اور لہر کی واپسی کا وقت آگیا۔ لہروں کے چڑھ آنے سے وہ [illegible] میں غرق ہو گئے اور لہروں نے ان کی [illegible] اوپر اٹھا کر پھینک دیا جیسا کہ مدّ و جزر سے ذکر ہوا ہے پانی کی لہر جب آتی ہے تو تنگ سمندروں میں وہ کافی بلند ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک متحرک دیوار آگے بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ سے کئی میل چوڑا ساحلی علاقہ زیر آب آجاتا ہے لیکن جب لہر لوٹ جاتی ہے تو ساحلی خشکی پھر نمودار ہو جاتی ہے مگر وہ جگہ ایسی ہوتی ہے جہاں انسان پیدل یا جانور پر سوار ہو کر تو گزر سکتا ہے مگر بھاری فوجی گاڑیاں وہاں آسانی سے نہیں چل سکتیں۔ جس مقام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ساحلی علاقہ کو عبور کیا اس کے ایک طرف خلیج سویز تھی اور دوسری طرف جھیل تمساح تھی۔ سمندر اور جھیل کے درمیان صرف ۲/۳ میل چوڑا علاقہ تھا جہاں سے اس کو عبور کیا جا سکتا تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۴۲۱ پر اس جگہ کا نقشہ دیا ہے جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل کر کنعان کی طرف تشریف لے گئے۔

خلیج سویز کے جس کنارے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر گزرے وہاں مدّ و جزر کی یہ کیفیت عام طور پر نظر آتی ہے اور لہریں بیس فٹ تک بلند ہو جاتی ہیں۔ ایک مغربی مصنف جے۔ سی۔ ایبٹ (J. C. Abbot.) نے اپنی کتاب "[illegible]" لکھا ہے کہ جب نپولین مصر گیا تو اسے شوق پیدا ہوا کہ اس مقام کو دیکھے [illegible] سے بنی اسرائیل گزرے تھے۔ چنانچہ وہ اس جگہ گیا۔ اس وقت جزر کی کیفیت تھی۔ وہ اس مقام کو عبور کر کے ایشیائی علاقہ میں داخل ہو گیا جہاں اسے دیر ہو گئی۔ جب واپس ہوا تو رات ہو گئی تھی۔ اتفاق سے اس وقت مد کا وقت شروع ہو گیا اور لہر اوپر چڑھ آئی۔ اس کے ساتھی بہت گھبرائے لیکن اس نے سپاہیوں کو ایسی ترتیب میں چلنے کا حکم دیا جس سے درمیانی بلند ٹیلوں کا علم ہو سکے۔ اس طرح بڑی مشکل سے وہ اس مقام کو عبور کر سکا۔ باہر نکل کر اس نے کہا:-

"اگر میں اس طریق پر فرعون کی طرح غرق ہو جاتا تو تمام مسیحی پادریوں کو میرے خلاف وعظ کرنے کا ایک اچھا خاصا مصالحہ مل جاتا۔"

(لائف آف نپولین بونا پارٹ مصنفہ جے۔ ایس سی ایبٹ صفحہ ۹۴)

اس تمام ر[illegible] معجزہ یہ نہیں ہوا کہ سونٹا مارنے سے پانی [illegible] بستہ ہو کر بصورتِ دیوار کھڑا ہو گیا اور بہنے سے رک گیا بلکہ معجزہ یہ ہے کہ الہامِ الٰہی سے جزر کا ٹھیک ٹھیک وقت بتلایا گیا۔ اس وقت سونٹا مارنے سے بنی اسرائیل پر یہ تاثر ہوا کہ سونٹا مارنے کی وجہ سے پانی ہٹ گیا۔ اس طرح ان کی گھبراہٹ دور ہو گئی اور انہیں خدائی نصرت کا یقین ہو گیا۔ خدائے تعالیٰ کی نصرت کا مزید ثبوت اس طرح فراہم ہوا کہ فرعون کی رتھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیلی ریت میں پھنس گئیں اور ان کے لئے آگے بڑھنا یا پیچھے لوٹنا ممکن نہ رہا۔ اس طرح وہ غرق ہو گئے۔ چونکہ درمیانی علاقہ بڑا تنگ تھا اور اس کا ایک حصہ فرعون طے بھی کر چکا تھا اس لئے جس وقت وہ غرق ہوا اس کے اور بنی اسرائیل کے درمیان چھ سات سو گز سے زیادہ فاصلہ نہ تھا۔ اسی لئے وہ دشمن کے انجام کا بچشم خود مشاہدہ کرنے کے قابل ہو گئے۔

ایک عظیم پیشگوئی

فرعون کی غرقابی کے سلسلہ میں قرآن کریم نے ایک عجیب تاریخی انکشاف کیا ہے اور بطور پیش گوئی فرمایا ہے کہ غرق ہونے کے وقت فرعون نے کہا تھا کہ میں اس خدا پر ایمان لاتا ہوں جس کے سوا کوئی خدا نہیں اور جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اب ایمان لائے ہو جب ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں تاہم ہم تیرے جسم کو محفوظ رکھیں گے تاکہ وہ آنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ چنانچہ سورۃ یونس آیت ۹۱ تا ۹۳ میں فرماتا ہے:

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖۤ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

حتیٰ کہ جب موت ہونے کی آفت نے اسے آپکڑا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس مقتدر ہستی پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے ہوتا ہوں۔ کیا اب (تو ایمان لاتا ہے) حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ پس اب ہم تیرے بدن (کے بقا) کے ذریعہ سے تجھے (ایک جزوی) نجات دیتے ہیں تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے تو ایک نشان ہو اور لوگوں میں سے بہت سے افراد ہمارے نشانوں سے یقیناً یقیناً بے خبر ہیں۔

کیسی عجیب بات ہے کہ مصر میں جو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں مرتب ہوئی فرعون کی لاش کے بچائے جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی طرح یہودیوں کی دوسری مقدس کتب یا کتب تواریخ میں فرعون کے جسم کے محفوظ رہنے کا کوئی ذکر موجود نہیں۔ قرآن کریم جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریباً دو ہزار سال بعد نازل ہوا اس میں پہلی دفعہ یہ خبر دی گئی کہ فرعون کی لاش کو خدائے تعالیٰ نے محفوظ رکھا تاکہ وہ آنے والوں کے لئے عبرت کا سامان ہو۔ قرآن کریم میں یہ انکشاف ایک عظیم پیش گوئی کے رنگ میں ہے کیونکہ نزول قرآن کے وقت دنیا کو یہ معلوم نہیں تھا کہ فرعون موسیٰ (یعنی منفتاح) کی لاش محفوظ ہے۔ اس کا انکشاف تو قریب کے زمانہ میں ہوا اور اب دنیا جانتی ہے کہ فرعون موسیٰ کی لاش قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ فرعون موسیٰ کی لاش پر ایسے مصالحہ جات لگے ہوئے ہیں جن سے بدن گلنے سڑنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آج سے قریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل جبکہ فرعون کی لاش کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں تھا قرآن کریم نے پہلی مرتبہ اس کا انکشاف کیا اور یہ پیش گوئی اس زمانہ میں آکر پوری ہوئی۔ ایسی غیب کی خبروں کا قبل از وقت بیان سوائے علیم و خبیر خدا کے کسی کے اختیار میں نہیں۔ یہ قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے پر ایک قطعی دلیل ہے جس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرمہ امۃ السلام صاحبہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ ۱۹۶۲/۳۴-۳۰۲ میں اس وقت مبلغ ۹۴۰/۸۴ روپے جمع ہیں۔ اسی طرح پراویڈنٹ فنڈ مع منافع مبلغ ۵۳۹۵/۳۸ روپے دفتر پراویڈنٹ فنڈ میں ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں رقوم مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) منصور احمد صاحب (۲) مسعود احمد صاحب نعیم (۳) داؤد احمد صاحب نعیم (۴) منظور احمد صاحب نعیم (۵) مسرور احمد صاحب نعیم (۶) مشہود احمد صاحب نعیم (۷) امۃ المجید صاحبہ (۸) امۃ الوحید شازیہ صاحبہ (۹) امۃ الحفیظ فوزیہ صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۹۴۰/۸۴ روپے اور مبلغ ۵۳۹۵/۳۸ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکرم حسن خان صاحب ولد بازید خان صاحب مرحوم نور منزل محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں قطعہ ۱۶/۴ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی ہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) صغیرہ بیگم صاحبہ (۲) رضیہ بیگم صاحبہ (۳) عزیزہ بیگم صاحبہ دختران۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱۶/۴ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ نہ تو مرحومہ موصیہ تھیں اور نہ ہی وارثان مرحوم میں سے کوئی موصی ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ ۴

میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر، تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۲-۱۳)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے منظوم کلام اور اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں کبر و غرور اور ہر قسم کی خود پسندی اور نخوت سے بچائے۔ عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر فرمائے آمین۔ حضور فرماتے ہیں۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات
شوخی و کبر دیو لعین کا شعار ہے
آدم کی نسل وہ ہے جو وہ خاکسار ہے
اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِ غیور کو
بدتر ہو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑ و غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ ہے خدا کے لئے خاکساری ہے
عزت جو چاہو تو یہ وہ تقویٰ میں ساری ہے۔ (درثمین)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ صاحبہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ حکیم عبید اللہ صاحب انجھا انیس روز کی علالت کے بعد تین اور چار دسمبر کی درمیانی شب ایک بجے اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کمال شفقت سے قبل نماز عصر خاکسار سے ہمدردی فرمائی دعا دی اور نماز کے بعد جنازہ ادا فرمائی والدہ ماجدہ ۱/۳ حصہ کی موصیہ تھیں لہٰذا بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں قبر تیار ہونے پر مکرم محمد رفیق صاحب درویش نے دعا کروائی۔ والدہ ماجدہ دعا گو اور ملنسار تھیں جس کی بناء پر دوران علالت صبح آٹھ بجے سے رات گئے تک عبادت کرتے دالیوں کا تانتا بندھا رہتا یہی کیفیت تعزیت کے وقت رہی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا دو بیٹیاں ایک پوتی دو پوتے ایک پڑپوتا ایک پڑپوتی اور چھ نواسے یادگار چھوڑے ہیں احباب کرام سے انکے بلندیٔ درجات کی دعا کی درخواست ہے یہ عاجز اپنی طرف سے اور اپنی دونوں بہنوں عزیزہ رقیہ انجھا معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول اور عزیزہ صفیہ انجھا کیطرف تمام ہمدردی کرنے والے حضرات و خواتین کا تہ دل سے شکر گزار ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(احمد علی صادق چک ۳۰ ایل بر الستہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی پر تقریری مقابلہ

ربوہ:۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام کل ربوہ تقریری مقابلہ منعقد ہوا اس تقریری مقابلے کا عنوان "سیرۃ النبی" کا کوئی ایک پہلو تھا۔ یہ مقابلہ مورخہ ۳۱ صلح (جنوری) ۱۳۵۹ ہش بمطابق ۱۹۸۰ء مسجد مہدی میں منعقد ہوا۔ اس تقریب کی صدارت کے فرائض مکرم راجہ نصیر احمد ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے سرانجام دیئے اور تقریری مقابلے کے منصفین حضرات میں مکرم رفیق احمد صاحب عابد قائم مقام سیکرٹری تعلیم مرکزیہ اور مکرم مرزا محمد اکرم صاحب سیکرٹری صحت جسمانی شامل تھے۔ منصفین کے فیصلے کے مطابق نتائج مندرجہ ذیل ہے۔

اوّل۔ حماد احمد دارالرحمت وسطی۔ دوم۔ مشہود احمد نیکڑی ایریا۔

سوم۔ خلیل احمد دارالبرکات۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اطفال کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا بہتر سے بہتر مظہر بننے کی توفیق دے اور دین اسلام کا جھنڈا اونچے سے اونچا لہرانے کی سعادت بخشے آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اٰتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں فجزاکم اللہ احسن الجزاء لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہے۔

لہٰذا عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضہ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کروانے کا انتظام فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

مخلصین جماعت اور تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہا مجاہدین تحریک جدید سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "قرآن کہتا ہے کہ ہم نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے ہم نے ان سے ان کی جانیں اور مال لے لئے ہیں اور انہیں اپنی جنت دے دی ہے اگر پندرہ روپیہ کے لئے ایک سپاہی اپنی جان دے سکتا ہے تو جنت کے لئے مومن کو کتنی خوشی اور کتنی بشاشت سے قربانی پیش کرنی چاہیئے"

مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اللہ کی رضا اور اسکی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

۲۳ جنوری ۱۹۸۰ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم برادرم میجر حسن محمود صاحب ملک کو لندن میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ایس بی ملک صاحب آف اسلام آباد کا پوتا اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب آف لندن کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے۔ اسے نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(کیپٹن ظفر محمود)

ہر قسم کے سامان سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

احمدی بھائیوں کے مشہور بیراز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷

ایئر کنڈیشنڈ

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیں

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فون نمبر ۶۰۲۲۰ ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

یونانی طریق علاج کو

پسند کرنے والے احباب کی خدمت میں ہم مندرجہ ذیل ادویات پیش کر سکتے ہیں

تریاق معدہ

فی شیشی پانچ روپے

تریاق نزلہ۔ فی شیشی ۵/ روپے

حبوب عنبری

خوراک ایک ماہ کی ۱۵۰/ روپے

حب شفاء فی شیشی ۱۵/ روپے

ربوہ میں ہمارے سٹاکسٹ پبلک جنرل سٹور کمیٹی مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود سے کمپنی کے مقرر کردہ نرخوں پر دستیاب ہیں ملنے کا پتہ۔ حکیم انوار احمد جاوید حکیم نظام صاحب چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

شاہی طبیب

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے شاگرد

حضرت حکیم نظام جانؓ

کا چشمۂ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

اور

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

اب

حکیم عبدالحمید رجسٹرڈ درجہ اوّل

کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ فون نمبر ۶۲۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء بروز جمعرات لاہور میں صاحبزادی سیدہ امۃ العلی زبیدہ سلمہا بنت محترم بریگیڈیئر ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اور عزیز سید ہمایوں ظفر احمد سلمہ ابن محترم وقار کمانڈر (ریٹائرڈ) سید محمد احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے مقامی احباب اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نے ربوہ سے لاہور تشریف لے جا کر شرکت فرمائی۔

صاحبزادی سیدہ امۃ العلی زبیدہ سلمہا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نواسی ہیں۔ اسی طرح عزیز سید ہمایوں ظفر احمد سلمہ حضرت ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں کا نکاح شادی سے ایک روز قبل ۳۰ جنوری ۱۹۸۰ء بروز بدھ ساڑھے چار بجے سہ پہر "پام ویو" ۵ ڈیوس روڈ کی بالائی منزل میں پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ ۳۱ جنوری کو بعد نماز عصر محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی کوٹھی واقع ۲۴ علاؤ الدین روڈ لاہور کینٹ پر حضور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ بارات کے آنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں پہلے مکرم انوار الحق صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ پھر مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے درثمین اردو میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

اس سے اگلے روز محترم جناب سید محمد احمد صاحب نے اپنی کوٹھی واقع لاہور کینٹ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور بہت سے مقامی احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی اور دعوت طعام کے اختتام پر دعا کرائی۔

ادارہ الفضل خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی اس بابرکت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں نیز محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور آپ کی بیگم محترمہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور محترم سید محمد احمد صاحب اور آپ کی بیگم محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

ضروری اطلاع

الباسط کالونی ربوہ میں جن احباب نے پلاٹ خریدے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ اس اعلان کے پندرہ دن کے اندر اندر اپنے پلاٹ کا قبضہ و نشان دہی حاصل کر لیں۔ اس تاریخ کے بعد ہم ذمہ دار نہ ہوں گے۔

حاجی عبدالسمیع کویت والے معرفت بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز ربوہ

• فون گھر ۴۰۵ • فون دفتر ۵۰۸ • فون حاجی عبدالسمیع ۴۱۶

— ھو الشافی —

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کیور PTERYGIUM CURE ۱۵/-

ناخونہ لوشن PTERYGIUM ۳/-

ڈاک خرچ و پیکنگ ۱۸-۰۰ روپے

میزان ۳۰-۰۰ روپے

کیور شوہب ملین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور کراچی ... فن ربوہ

فون ۶۰۶

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لئے

"الحمرا اسٹیٹس"

۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پروپرائٹر: محمد حسین فیاض طاہر احمد راجہ

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل کارکنان کی ضرورت ہے۔ جو احباب مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ چیف میڈیکل آفیسر کو بھجوا دیں۔

۱۔ بیلدار: اچھا محنتی اور پھول اور پودوں کا کام جانتا ہو۔ مخلص احمدی ہو۔

۲۔ ڈرائیور۔ اچھا محنتی مخلص اور کار کو اچھی طرح چلانا جانتا ہو۔ انجن سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ معقول دی جائے گی۔ انشاء اللہ

۳۔ سیکیورٹی گارڈ۔ اچھے محنتی ہوں اور صفائی کا کام جانتے ہوں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ختم ہو رہا ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین نوٹ فرمالیں کہ وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ۲۹ ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ آپ کی طرف سے وعدہ کا ۱/۱۵ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تربیت کے کام کی بنیادی اہمیت

وقف جدید کے چندہ میں اضافہ کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے سب سے پہلے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت سے فرمایا:

"تربیت کے کام کی بنیادی اہمیت اور اس کی بڑھتی ہوئی وسعت کے پیش نظر ضروری ہے کہ جماعتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد مہیا کریں جنہیں ٹریننگ دے کر بطور معلم مقرر کیا جا سکے۔ پھر کام کی وسعت کے پیش نظر جتنی رقم کی ضرورت ہے وقف جدید کے چندہ میں اضافہ کر کے وہ بھی مہیا کریں۔"

پس حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعتیں واقفین زندگی بھی پیش کریں۔ اور پہلے سے بڑھا چڑھا کر چندہ وقف جدید کے وعدہ جات بھی بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے نفوس اور اموال میں بہت برکت دے۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴